بریلوی شیخ الحدیث مولوی غلام رسول سعیدی کی طرف سے احمد رضا خان کے ترجمہ کا آپریشن اور بریلوی

Started By SDEOBANDI , Apr 16 2013 03:24 PM

SDEOBANDI

Posted 16 April 2013 - 03:24 PM

بریلوی شیخ الحدیث مولوی غلام رسول سعیدی کی طرف سے احمد رضا خان کے ترجمہ کا آپریشن اور بریلوی

Attached Images

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بریلوی شیخ الحدیث مولوی غلام رسول سعیدی کی طرف سے
احمد رضا خان کے ترجمہ کا آپریشن
اور بریلوی واویلا

قارئین کرام بریلوی جماعت احمد رضا خان کے ترجمے کو ''الہامی ترجمہ'' کہتے ہیں اس الہامی ترجمے کی حقیقت تو آپ میرے مضمون ''کنز الایمان کا تعاقب'' میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ میں یہاں اس ترجمے کی حقیقت واضح کرنے کیلئے خود بریلوی جماعت کے شیخ الحدیث اور اپنی جماعت میں مسلم شریف کی سب سے مبسوط شرح لکھنے والے واحد اور اکلوتے شارح مولوی غلام رسول سعیدی کے اقوال پیش کروں گا۔ جس کے بعد آپ خود ہی اندازہ لگالیں کہ کیا یہ علمائے اہلسنت کی کرامت نہیں کہ جس شخص نے ان پر کفر کے فتوے لگائے ان کو بدنام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی آج خود اس کی جماعت کے لوگ اسے ذلیل و رسوا کر رہے ہیں (اس سلسلے میں مزید تفصیل کیلئے آپ حضرت مولانا ابو ایوب دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے حال ہی میں بنائے جانے والی ویڈیو ملاحظہ فرمائیں)۔

احمد رضاخان کا ترجمہ لغت اور صحیح احادیث کے خلاف ھے

ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ لغت اطلاقات قرآن، نظم قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور اس پر عقلی خدشات اور ایرادات ہیں ﴿شرح مسلم ص ۳۲۵، ج ۷، بحوالہ معرف رضا ص ۱۵۵﴾

ترجمہ کنز لاایمان عقلی طور پر بھی غلط ترجمہ ھے

مولوی غلام رسول سعیدی اس ترجمہ کے متعلق مزید کیا کہتے ہیں ملاحظہ ہو:

یہ تفسیر احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور عقلا مخدوش ہے (شرح مسلم ص ۹۸، بحوالی ایضا)

اس تفسیر پر عقلی خدشات بھی ہیں۔ (شرح مسلم ص ۱۰۰، ج ۳)

احمد رضاخان کے ترجمے کے غلط ھونے پر واضح دلائل موجود ھیں

اس ترجمہ کے غلط ہونے کی واضح دلیل ہے۔ (شرح مسلم، ص ۲۹۴ ج ۲)

احمد رضاخان کے ترجمہ کی بنیاد ھی کمزور اور غلط ھے

غلام رسول سعیدی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60432)

اگر چہ اس ترجمہ کی بنیاد کمزور اور غلط ہے (شرح مسلم ج ۷، ص ۳۴۶ بحوالہ معارف رضا ص ۱۵۶)

کنز الایمان پر سعیدی صاحب کے فتووں نے قصر بریلویت میں کھرام مچادیا

قارئین کرام سعیدی صاحب نے جس قسم کے فتوے کنز الایمان پر لگائے اور جس قسم کا آپریشن کیا اس کا رونا ایک بریلوی عالم ان الفاظ میں کرتا ہے کہ:

اس دل دہلا دینے والی تشریح رلا دینے والی تصریح تڑپا دینے والی تحقیق مرجھا دینے والی تدریس شرما دینے والی تبلیغ اور ا کسا دینے والی تقریر نے دنیائے اہلسنت میں کہرام غم اور طوفان الم برپا کر دیا۔ ﴿معارف رضا، ص ۱۵۶، شمارہ ۱، ۲، ۳، سال ۲۰۰۹﴾

یہ مولوی صاحب غلام رسول سعیدی کی طرف سے اپنی جماعت اور مجدد احمد رضا خان کی رسوائی کا مزید رونا روتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب ۔۔۔۔ نے اعلحضرت کے ترجمہ قرآن کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے اہل سنت کو نیچا دکھانے اور وہابیت کے پنجے مضبوط کرنے میں نہایت ہی تھوڑے عرصہ میں یقیناً وہ کام کر دکھایا ہے جو پوری ایڑی چوٹی کا زور صرف کرنے کے باجود کم و بیش ایک سو سال کی طویل مدت میں بھی وہ سرانجام نہ دے سکے جس سے علامہ غلام رسول سعیدی نے اپنے سعیدی ہونے کے بجائے سعودی ہون کا عملی مظاہرہ فرمایا۔ (معارف رضا ص ۱۵۷)

بریلوی مولوی کا گلہ "مسلک رضا والے احمد رضاخان کو حضور ﷺ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں (معاذ اللہ)

بریلوی مولویوں کی طرف سے جب احمد رضا خان کے ترجمہ پر علمی اعتراضات آئے تو بریلوی جماعت نے ان کا اس قسم کا بائیکاٹ کیا کہ بریلوی مولویوں کو بھی آہ و بکا کرنا پڑا چنانچہ اسی معارف رضا میں ایک بریلوی مولوی کا قول نقل کیا گیا ہے کہ:

مسلک رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلی حضرت کو نبیوں ولیوں بلکہ خود حضور امام الانبیا علیہ ﷺ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

﴿معارف رضا، ص ۱۶۰﴾

غلام رسول سعیدی کے اعتراضات کی وجہ سے بہت سے بریلوی مسلک چھوڑ رہے ہیں

معارف رضا والے غلام رسول سعیدی کے سامنے یوں گلہ کرتے ہیں کہ آپ کے اس تعاقب سے نہ جانے جماعت میں کتنا انتشار پھیلا اور کتنوں کے دل بے یقین ہوئے ملاحظہ فرمائیں:

علامہ سعیدی صاحب نے ترجمہ اعلحضرت لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک اور اس کے مواقف و مطابق اکابرین علماء کرام و صوفیاء کرام کے ترجمہ کے خلاف جس انداز کو اختیار فرمایا ہوا ہے وہ ہر ذی شعور کے سامنے ہے کتنے دل اندوگیں ہوئے، کتنے ضمیر بے یقین ہوئے اور کتنے مخلص بے تمکین ہوئے بلکہ میرا عن الدین ہوئے۔ ﴿معارف رضا، ص ۱۶۰﴾

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60433)

صاحب فرماتے ہیں اس ترجمہ میں رازی رحمۃ اللہ علیہ کی موشگافیاں ہیں غزالہ رحمۃ اللہ علیہ کا تصوف ہے جامی رحمۃ اللہ علیہ کی وارفتگی ہے نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا تفقہ ہے آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی ژوف بنی ہے۔ ﴿معارف رضا، ۱۵۷﴾''۔

قارئین کرام خود اندازہ لگائیں کہ کسی شخص کے بارے میں اس قدر غلو کے ساتھ مبالغہ آرائی کرنے والے کا اعلام امت کی توہین کرنے پر بھی حیاء نہ کرے وہ اگر آج اس ترجمے کی مخالفت کر رہا ہے تو یقیناً دال میں کچھ کالا ہے۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60434)

SDEOBANDI

Posted 16 April 2013 - 03:27 PM

SCAN

Attached Images

ISBN No. 978-969-9266-04-1

سالنامہ

معارفِ رضا کراچی

مسلسل اشاعت کا انتیسواں سال
جلد: ۲۹ شمارہ: ۱،۲،۳
محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الاول ۱۴۳۰ھ
جنوری، فروری، مارچ ۲۰۰۹ء

ہدیہ شمارہ خاص: -/250 روپے
سالانہ: عام ڈاک سے: -/200 روپے
رجسٹرڈ ڈاک سے: -/350 روپے
بیرونِ ممالک: 30 امریکی ڈالر سالانہ

نوٹ

دائرے میں سرخ نشان ممبر شپ ختم ہونے کی علامت ہے۔
زرِ تعاون ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

رقم دستی یا منی آرڈر/ بینک ڈرافٹ بنام "ماہنامہ معارفِ رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔
ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 5214-45۔ حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ، کراچی۔

نوٹ: ادارتی بورڈ کا مراسلہ نگار/ مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ ﴿ادارہ﴾

مرکزی دفتر: 25۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، پوسٹ بکس نمبر 7324، جی پی او صدر، کراچی 74400۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون: +92-21-2725150 فیکس: +92-21-2732369
برانچ دفتر: 44/f-d، اسٹریٹ 38، سیکٹر F-6/1، اسلام آباد۔ فون: 051-2825587
ای۔میل imamahmadraza@gmail.com ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net
(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60435)

۴...... اس آیت سے اُمّت کی مغفرت لینا صحیح نہیں۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۹۸ ج، ۳)

۵...... یہ ترجمہ صحیح نہیں (تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۶۹۴ ج، ۶)

۶...... اس ترجمہ کے غلط ہونے کی واضح دلیل ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۶۹۶ ج، ۶)

۷...... یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۲۵ ج، ۷)

۸...... یہ جوابات باطل و بے اصل ہیں۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۲۲ ج، ۷)

۹...... یہ تمام احادیث کے خلاف ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۵ ج، ۷)

۱۰...... اعلیٰ حضرت نے تصریح کر دی کہ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے نہ کہ اگلوں اور پچھلوں کے ساتھ۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۵ ج، ۷)

۱۱...... یہ بات مان لینی چاہیے کہ یہ بات خلافِ تحقیق ہے اور یہی حق پرستی ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۴۶ ج، ۷)

۱۲...... اگرچہ اس ترجمہ کی بُنیاد کمزور اور غلط ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۴۶ ج، ۷)

۱۳...... وہ ترجمہ کہ لُغت قرآن، اسلوبِ قرآن، احادیثِ صحیحہ، آثارِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، مُستند علما کے اقوال و خود ان کے اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۴۶ ج، ۷) وغیرہ وغیرہ

آنکھوں پہ کچھ ایسا ہی پٹہ ہے چڑھایا
مجنوں نظر آئی اسے لیلیٰ نظر آیا

یہ الزامات، خدشات اور ایرادات کے نشتر ذاتِ ستودہ صفات مُحِبِّ اُمّت پر کیوں؟ کہ انہوں نے اپنے ترجمہ میں معصوم نبی، بے ذنب کو مذنبِ رسول منسوب ذنب نہیں کہا پھر مغفرتِ ذنبِ رسول کا نظریہ نہیں اپنایا اس کے خلاف صرفی، نحوی منطقی بوقلمونیاں، ابحاث کے طوفان، ناعاقبت اندیشی کے طویل بیان داغے کہ مدّتوں سے گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مخالفانِ بزرگان جو بدعقیدگی اور بے اَدبی کی وجہ سے منہ چھپاتے پھرتے تھے اعلیٰ حضرت اور مسلکِ اہلِ سنّت کے خلاف پھر پر تولتے نظر آئے۔

وفا کے بھیس میں بیٹھا ہے کوئی بے وفا بن کر
نگاہِ غور سے دیکھو تو عُقدہ صاف ہوجائے

اَلغرض علّامہ سعیدی صاحب کی بے ضرورت، بے وقت تحقیق بے وجہ بے فائدہ تشریح و تصریح کے پَردہ میں تحقیق کے بہانے سے رُونما ہونے والے لاوے نے اربابِ علوم، اصحابِ فنون، اِحبابِ معارف، عاشقانِ مُصطفےٰ کو بہت ہی مجروح کیا، غیورانِ ملّت، جَسورانِ جماعت کو دِلی صدمہ پہنچایا۔

اور اس دِل ہلا دینے والی تشریح، رُلا دینے والی تصریح، تڑپا دینے والی تحقیق، مُرجھا دینے والی تدریس، شرما دینے والی تبلیغ اور اُکسا دینے والی تقریر نے دُنیائے اہلِ سنّت میں کُہرامِ غم اور طوفانِ اَلم بَرپا کر دیا۔

نچا مارا ہے یکسر، کیا عَرب اور کیا عجم سب کو
خُدا غارت کرے اِس اختلافِ دِین و مذہب کو

کیا یہ سعیدی صاحب وہی ہیں۔

یہی علامہ غلام رسول سعیدی جب مدرّسِ دارالعلوم نعیمیہ لاہور تھے اِنھیں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ کے متعلق اور ان کے ترجمۂ قرآن کے متعلق فرماتے تھے:

"اگر قرآن اردو میں نازل ہوتا تو اسی ترجمہ میں ہوتا، اس ترجمہ کو

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60436)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرتِ
نی رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے تو سراہتے۔ اکتسابِ فیض کرتے، زانوئے
اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے خم کرتے، شاباش دیتے۔ اور
سعیدی صاحب فرماتے ہیں اس ترجمہ میں رازی رحمۃ اللہ علیہ کی
موشگافیاں ہیں، غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا تصوّف ہے۔ جامی رحمۃ اللہ علیہ
کی وارفتگی ہے نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا تفقہ ہے۔ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی
رف بینی ہے...... مزید فرماتے ہیں:

میں نے اعلیٰ حضرت کا زمانہ نہیں پایا لیکن جب میں اعلیٰ حضرت کی تصانیف کو دیکھتا ہوں، میرے دِل میں ایک شبیہ ابھرتی ہے۔ جس کی آنکھوں میں فاروقی جلال، لبوں پر ملکوتی تبسّم، چہرہ ایسے جیسے کھلا قرآن، گفتار میں علی المرتضیٰ کی حلاوت، کردار میں ابوذر رضی اللہ عنہ کا استغناء، نفس میں گرمیٔ صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انداز میں بلال رضی اللہ عنہ کی تب وتاب،...... الغرض اعلیٰ حضرت کی شخصیت عُشاقِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع عُنوان معلوم ہوتی ہے۔''

(توضیح البیان ص ۲۷ مطبوعہ لاہور)

اور اب:

ان تمام گلہائے عقیدت کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے مجدّدِ ملت پر
رادت، واردات اور جلوَت وخلوَت میں مُحسنِ اہلِ سنّت، شیخ الاسلام
پر عقیدتِ صادقہ کو مخدوش کردینے والے، غیروں کو جُرأت گستاخی
فراہم کرنے والے، اپنوں کو جسارتِ مُقابلہ مُیسّر کرنے والے بیانات
دردمندانِ دیں ماتم کناں نظر آنے لگے۔

اَپنوں کی یہ شانِ شریفانہ سلامت
غیروں کو بھی یُوں زہرا اُگلتے نہیں دیکھا

امام احمد رضا خاں نے ذنب کو بربنائے مجازِ عقلی لیغفر لک اللہ میں بذریعہ اضافت لفظِ امّت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور رکھنے اور نسبت ذنب کو امّت کی طرف منسوب کرنے سے جو کرم فرمایا ہے خالی الذہن لوگوں کو عصمتِ انبیا علیہم السّلام پر غیر مسلم معترضوں سے چھٹکارا مِلتا ہے۔

سُنّی مرہونِ منّت ہیں اور امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ میں منفرد ومتفرد نہیں۔

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
جُنید و شبلی و عطار ہم مست

اور اب علاّمہ سعیدی صاحب شیخ الحدیث صدر مدرسین جامعہ دارالعلوم نعیمیہ لاہور کے نہیں بلکہ دارالعلوم نعیمہ کراچی کے ہیں بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ علاّمہ سعیدی صاحب کی مخالفتِ مجدّدِ ملّت کی وجہ سے ایک لمبی چوڑی عالمانہ، فاضلانہ، قاہرانہ محققانہ تحقیق کے باوجود بھی خود سعیدی مفتی عبدالمجید صاحب، رحیم یار خان بھی تمام سُنیوں، رضویوں، سعیدیوں کی آہ کو پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

۶) کہ علاّمہ غلام رسول سعیدی صاحب...... نے اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر کے اہلِ سنّت کو نیچا دکھانے اور وہابیّت کے پنجے مضبوط کرنے میں نہایت ہی تھوڑے عرصہ میں یقیناً وہ کام کر دکھایا ہے جو پوری ایڑی چوٹی کا زور صَرف کرنے کے باوجود کم وبیش ایک سو سال کی طویل مدّت میں بھی وہ سرانجام نہ دے سکے جس سے علاّمہ غلام رسول نے اپنے سعیدی ہونے کی بجائے سعودی ہونے کا عملی مظاہرہ فرمایا ہے۔

(کنزالایمان پر اعتراضات کا اپریشن ص ۵۵)

یہ حکمتِ لاہوتی یہ علمِ ملکوتی
تیری خودی کے نگہبان نہیں تو کچھ بھی نہیں

(اور علاّمہ غلام مہر علی صاحب جوابات رضویہ ص ۱۹

ممکن ہے کہ جب کاظمی صاحب ترجمہ البیان لکھوا رہے ہوں تو ترجمہ لکھنے یا طبع کرنے والے کسی مولوی کو خرید کر کسی وہابی دیوبندی ایجنسی نے کاظمی صاحب کے ترجمہ میں کسی ضمیر فروش مولوی سے گناہ و

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60437)

۱۳۸ ج ۲ مصر

۵۔ امام ابو العباس احمد بن محمد سہل بن عطاء الزاہدی
ادی متوفی ۳۹۹ھ

۶۔ امام ابو القاسم ہبۃ اللہ بن سلام بغدادی الناسخ
نسوخ ۴۱۰ھ

۷۔ امام مذہب ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ شرح شفا
۱۷۵ ج ۴

۸۔ امام حقیقت علامہ شہاب الدین خفاجی متوفی ۱۰۶۹ھ،
یم الریاض ص ۱۷۵ ج ۴

۹۔ امام ابوحیان اندلسی تفسیر البحر المحیط ص ۵۲۸ ج ۴ بیروت

۱۰۔ امام حنفیت علامہ نسفی تفسیر مدارک التنزیل ص ۵۴۵ ج ۳

۱۱۔ امام تفسیر سیّد محمود آلوسی رُوح المعانی ص ۷۷
۱۳ ملتان شریف

۱۲۔ امام واعظ علامہ مُلا مُعین کاشفی، تفسیر حُسینی ص ۱۰۷۰

۱۳۔ امام شریعت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی، نُور
رفان ص ۷۷۵

۱۴۔ امام الفقاہت سیّد محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ
کام القرآن ص ۳۸ ج ۱

۱۵۔ امام التصوف شیخ اکبر ابن العربی، فتوحاتِ مکیہ
۳۳۸ ج ۱۳

۱۶۔ امام المعارف علی شریف جرجانی، شرح المواقف
۲۷۹ ج ۸

۱۷۔ امام العلوم والفنون تفتازانی مختصر معانی

مذکورہ زعما ائمہ کرام ذنبک کا ترجمہ ذنبِ مؤمنین اتنک کرنے
لے ہیں یہاں اکیلے مترجم امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نہیں جسے
سعیدی صاحب نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کا نشانہ بنالیا ہے اور کئی

غیر ضروری ابحاث پر قلمی جولانیاں دکھا کر عاشقانِ رسول کو اپنے سے نیچا دکھلانے کی سعی ناتمام، ناکام بلکہ بدنام سامنے لا رہے ہیں۔ ترجمہ ذنب، مغفرتِ ذنب، لام تعدیہ کہ تعلیلیہ اور مغفرتِ ذنب کو حضور کے لیے مغفرت کا اعلانِ کلی خصوصیت عظیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کر رہے ہیں۔

شاعر کی نَوا ہو کہ مُغنّی کا نفس ہو
ہو جس سے چمن افسردہ وہ بادِ سحر کیا
اے اہلِ نظر! ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ سمجھے نظر کیا

حضرت سعیدی صاحب کی دُھن:

حضرت کی دُھن کہ ذنب منسوب بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے لہٰذا مغفرتِ رسُول ہے اور بس حالانکہ لم یکن للنبی ذنب فما ذا یغفر لہ ... اس دُھن کے خلاف کوئی بھی نظر آیا وہ غیر صحیح، غلط، مخدوش، مردُود ہے اگرچہ وہ ممدوح عالم کیوں نہ ہو، مجدّد و مُفتی کیوں نہ ہو غیر معتبر ہے اور اس دھن میں نہ معلوم کتنے طالب علم ساتھی، مَسلک کے گول مول، غیرتِ مِلی سے نا آشنا محبتِ ایمانی سے نابلد، جذبۂ اسلامی سے کورے، دُنیوی شُہرت کے خواہاں دُھنے گئے۔

ان ہمنواؤں میں کچھ تو صرف بے سوچے سمجھے ہمنوائی کی حد تک (آگر) دھن میں ہم آواز نظر آئے اور کچھ سوچ سمجھ کر ابوالخیر بن کر حضرت سعیدی صاحب کے تتبع میں مغفرتِ ذنب کا نغمہ الاپتے حضرت سعیدی صاحب سے بھی ایک دو قدم آگے بڑھ گئے۔ حضرت سعیدی صاحب نے ذنب کو منسوب الی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتکاب تو کیا لیکن ترجمہ نہیں کیا اور اگر ترجمہ کیا تو ذنب "بمعنی خلاف اولیٰ کام" کیا۔ اگرچہ دونوں باتیں غیرت مند سُنی کے لیے باعثِ آزار ہیں، ذنب کا ترجمہ نہ بھی ہو تو ذنب، ذنب ہی رہے گا، ذنب ہر حال میں ذنب ہے گناہ ہے جس سے اللہ کا ہر نبی و رسُول پاک ہے۔ اور اگر

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60438)

اکابرین ومعاصرین کے اختلافات بھی دیکھے۔

گلہائے رَنگا رَنگ سے ہے زینتِ چمن
اے داغ اِس چمن کو ہے زیب اختلاف سے

افسوس! اور دَرد تو ایسے اختلاف سے ہے جسے بذاتِ خود صحیح سمجھے اور دوسروں کی سمجھ کو غلط اور غیر دُرست سمجھے۔

ممکن ہے کہ تو جس کو سمجھتا ہے بہاراں
اوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا
شاید کہ زمیں ہو یہ کسی اور جہاں کی
تو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں اگر ذنب کو بلا واسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں منسوب نہ کرنے اور مغفرتِ ذنب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس تشریح پر بات نہیں کی کہ شاید دیگر میں تغیر تبدل جائز ناجائز راجح مرجوح ناسخ منسوخ کی طرح پر نظرِ ثانی ہوجائے۔

لیکن علاّمہ سعیدی نے نامعلوم کیا کچھ سوچ کر اِس مخالفتِ اعلیٰ ... کے معاملے میں شدّت دکھائی کہ ہر ملنے والے کو مایوس ... ہے۔

کیا خبر کتنے سفینے ڈبو چکی
کتاب مُلا و صُوفی کی ناخوش اندیشی ؟

حضرت علاّمہ غلام رسول سعیدی صاحب تھے کہ ہر لحہ مخالفتِ ... حضرت پہ تُل کر عقیدتوں کا خون کرنے پر ڈٹے ہوئے تھے۔ نہ ... نشہ تھا کہ امام اہلِ سنّت کو ایک عام آدمی سمجھ کر ان کی ہر دینی ... سے صَرف نظر کر کے انہیں غلطی کرنے والا مخدوش، آپنے ... سے اختلاف رکھنے والا، خُدا کی منشا کے خلاف ذنب کو غیر نبی ... منسوب کرنے والا کہ کر جماعت اہلِ سنّت بریلویہ سے نفرت ... پر جمے ہوئے تھے رع

چُوں کُفر از کعبہ برخیزد کُجا ماند مسلمانی

بلکہ ان دنوں راقم الحروف غیر معروف دیہاتی صحرائی بھی اَپنے اُستادِ معظم محدثِ اعظم سیّدی سندی مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے تحت (کہ اپنے ہم مسلک علما اور اولیا سے جہاں جاؤ ملتے رہا کرو) حاضر ہوا تو درسگاہِ سعیدی میں اتفاقاً وہاں دیگر علمائے کرام بھی موجود تھے اور امام اہلِ سنّت کی شاعری پر تبصرہ اور اعتراض پر محفل گرم تھی اور اِس بات پر بحث تھی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر کہ۔

کون دیتا ہے دینے کو مُنہ چاہیے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی ﷺ

درست نہیں تو فقیر نے عرض کی کہ لینے دینے کے لیے منہ دیکھے جاتے ہیں حُضورِ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:

اُطْلُبُوا الْحَوَآئِجَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوْہ

تو سعیدی صاحب نے فوراً فرمایا یہ حدیث ہی نہیں دیگر علمائے کرام تھے جن کی اکثریت علاّمہ سعیدی کی تائید میں نظر آئی۔ فقیر یہاں سے طوطی بہ نقار خانہ کے تصور سے بلا بحث واپس آگیا اگلے دن چند حوالے کتبِ علماسے لے کر گیا تو سعیدی صاحب نے فرمایا میں نے کہیں دیکھا کہ کسی عالمِ دین نے اس کو حدیث ماننے سے انکار کیا ہے لیکن عرضِ ثبوت پر خاموش ہوگئے جبکہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت سے برسوں پہلے اس حدیث کی مطابقت میں رقم فرمادیا ہے کہ۔

ہر حاجت بہ نزدیکِ ترشرو
کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی

اِن دنوں عربِ حضرت خطیبِ پاکستان مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی پر تشریف لائے ہوئے شیخ القرآن لؤ البیان علاّمہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے علاّمہ کوکب نُورانی کے گھر میں راقم الحروف کی ملاقات ہوئی اور علاّمہ سعیدی صاحب کے متعلق بھی ذکر تشریح

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60439)

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60440)

دار العلوم نعیمیہ کے شیخ الحدیث اور منہ بولے محدث اعظم، غلام رسول سعیدی کا "اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی جلالت علمی کا تحفظ" ذیل کی چند عبارات میں ملاحظہ فرمائیں

(۱) بعض ثقہ اور مستند علماء نے بھی عطاء خراسانی اور شیخ مکی کے اقوال کی اتباع میں یہ ترجمہ کیا:

﴿لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر﴾

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے (کنز الایمان)

ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ لغت، اطلاقات قرآن، نظم قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور اس پر عقلی خدشات اور ایرادات بھی ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ۳۲۴/۷)

(۲) جس ترجمہ میں مغفرت کا تعلق اگلوں اور پچھلوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ لغت، قرآن مجید کی بکثرت آیات میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مغفرت کے تعلق، نظم قرآن، احادیث، آثار اور فقہاء اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۳۴۶/۷)

(۳) وہ ترجمہ ہر چند کہ لغت، اسلوب قرآن، احادیث صحیحہ، آثار صحابہ، مستند علماء کے اقوال اور خود ان اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۳۴۶/۷)

(۴) اگرچہ اس ترجمہ کی بنیاد کمزور اور غلط ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۳۴۶/۷)

(۵) ان تمام احادیث کے خلاف (شرح صحیح مسلم ۳۳۵/۷)

(۶) یہ مان لینا چاہیے کہ یہ بات خلاف تحقیق ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۳۴۶/۷)

(۷) خلاف تحقیق کہا جا سکتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۳۴۶/۷)

(۸) علمی تسامح پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۳۴۶/۷)

(۹) یہ تمام جوابات باطل اور بے اصل ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ۳۲۲/۷)

(۱۰) اس ترجمہ کی اصل عطاء خراسانی اور شیخ مکی کے اقوال میں موجود ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۳۴۶/۷)

تلک عشرۃ کاملۃ بلا تبصرۃ

فاعتبروا یا اولی الابصار

☆☆☆☆☆☆☆

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60441)

Mughal...

Posted 16 April 2013 - 04:36 PM

janb deobandi sahib fourm ghoom phir lo phir koi etraz post karo or
Dosi baat pahly bi aik chalnge per aap ki hawa nikli tow aap dusri post karna shuru ho gay

مولانا غلام رسول سعیدی کے متعلق دیو گندیوں کی غلط فہمی

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے اعلیٰ حضرت سے چند مسائل میں اختلاف کیا تھا پھر رجوع کرلیا تھا۔ نیز انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ذات پر کبھی اعتراض نہیں کیا بلکہ مسائل میں اختلاف کیا ہے اور مسائل میں اختلافات ہوجاتے ہیں خیر ان سے بھی رجوع کرلیا ہے۔ اعلیٰ حضرت اور حضرت صدر الافاضل کی کو خراج تحسین سعیدی صاحب نے بہت ہی پیارے انداز میں کیا ہے۔ پڑھنے کے لئے حیات سعید ملت صفحہ ۲۴ مطبوعہ فرید بک اسٹال کا مطالعہ فرمائیں۔ نیز کنزالایمان اور خزائن العرفان کے دفاع میں آپ نے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ بنام "توضیح البیان" جس کا مطالعہ اونلائن ذیل میں دیئے گئے لنک پر کیا جا سکتا ہے۔ جس میں سعیدی صاحب نے اعلیٰ حضرت اور آپ کے خلیفہ صدر الافاضل کا دفاع قران وحدیث وتفسیر کی کتب کی روشنی میں مدلل کیا ہے۔ اور وہابیہ اور دیوبندیہ کے لئے یہ ایک دندان شکن کتاب ہے۔ جس کا جواب آج تک وہ نہ دے سکے ندیوں کے مایہ ناز عالم سرفراز گکھڑوی کی کتاب تنقید متین اور باب جنت کا ایسا منصفانہ رد کیا ہے۔ جس سے آج تک سرفراز گکھڑوی سمیت تمام علمائے دیوبند کی آنکھیں اشکبار ہیں

اب اتنی وضاحت کے بعد بھی دیوبندی حضرات انہیں اپنا ہم مسلک مانیں گے؟ کہیں ایسا تو نہیں آپ کے تقی عثمانی نے جو تاثرات رقم کئے ہیں وہ بھی پانچ صفحات پر جس کا مطالعہ دارالعلوم کے ترجمان ماہنامہ البلاغ بابت ماہ نومبر 1995ء کے شمارے میں کیا جا سکتا ہے۔ نیز حیات سعید ملت میں بھی اس کا خاکہ دیا گیا ہے۔ ۶۷ صفحے میں دیکھئے

کہیں اس کے دفاع کے لئے انہیں اپنے کھاتے میں ڈال رہے ہیں یا آج تک علمائے دیوبند نے جو تلبیسات بھری احادیث کی شروحات لکھی ہیں ان پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ روش کی جارہی ہے۔؟ خیر شرح مسلم یا تبیان القرآن یا نعمۃ الباری میں سے کسی کا مطالعہ ضرور کیجئے گا۔ سعیدی صاحب نے اپنی شروحات میں علمائے دیوبند کا جو رد کیا ہے۔ اس سے علمائے دیوبند کو مزید چند بڑے صدمات سے دوچار ہونا پڑے گا پھر مزید طرّہ یہ کہ اس پر تقی عثمانی کی تصدیق وتائید اس بات کی کھلی صراحت کرتی ہے کہ تقی عثمانی کے نزدیک بھی علمائے دیوبند کے نظریات وعقائد غلط ہیں۔ جن کا رد سعیدی صاحب نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

اور دوسری کتاب اعلیٰ حضرت کی تائید میں ضیائے کنزالایمان سعیدی صاحب نے لکھی ہے۔ سعیدی صاحب کی اعلیٰ حضرت کے فقہی مقام پر لکھی گئی کتاب فاضل بریلوی کا فقہی مقام بھی اعلیٰ حضرت سے سعیدی صاحب کی عقیدت کو واضح کرتی ہے۔ نیز جن مسائل میں اختلاف کیا ہے ان کا رجوع نامہ مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کا مطالعہ فرمالیں۔ انشاءاللہ عزوجل ساری غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=60443)

Talib e Haq

Posted 16 April 2013 - 07:13 PM

السلام علیکم

پہلی بات وہ یہ کے دیوبندیوں کا اس فروعی اختلاف کو بنیاد بنا کر اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ امام احمد رضا پر طعن کرنا بالکل جاہلانہ کام ہے ۔

اسی طرح کے اختلافات بزرگان دین کی کتب میں بھی مل جاتے ہیں ملا علی قاری نے جب ابن حجر عسقلانی جیسے عظیم عالم سے اختلاف کئے تو انہیں بھی بعض لوگوں نے طعن کا نشانہ بنایا ۔

حالانکہ ملا علی قاری علیہ رحمہ کا ابن حجر عسقلانی علیہ رحمہ سے اختلاف کرنا اس وجہ سے نہ تھا کہ وہ ابن حجر عسقلانی کو غیر سنی سمجھتے تھے بلکہ ان کی بات کو علمی تسامح پر محمول کرتے تھے اور یہی نظریہ کچھ علامہ سعیدی صاحب کا ہے

آدھی بات کو لکھنا اور آدھی کو چھوڑ دینا ناانصافی بد دیانتی ہے

علامہ سعیدی صاحب نے جہاں اعلیٰ حضرت کے ترجمہ سے اختلاف کیا ہے وہی آخر میں یہ بات بھی کی ہے کہ جن اکابر علماء نے یہ (اعلی حضرت)والا ترجمہ کیا ہے اپنی حسن نیت کی وجہ سے کیا ہے ان کی نیت میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں لیکن سعیدی صاحب اس کو صحیح ترجمہ نہیں سمجھتے کہ مغفرت کی بشارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اگرچہ اعلی حضرت نے ترجمہ کنز الایمان میں اس کی نسبت امت کی طرف کی ہے ؒلیکن فتاوی رضویہ میں اعلیٰ ، حضرت نے بھی مغفرت ذنب کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے

یاد رہے یہاں ذنب سے مراد معروف معنی نہیں جسے گناہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ ذنب کا معنی جس طرح گناہ ہے اسی طرح خلاف اولی پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے ؒاگرچہ حضور کے یہ ذنب حقیقۃ بھی خلاف اولی نہیں تھے جیسے کے سعیدی صاحب نے ترجمہ کیا ہے مزید تحقیق سعیدی صاحب کی تفسیر اور شرح میں دیکھی جا سکتی ہے ۔

خیریہ ایک علمی اختلاف تھا جسے نہ سمجھی میں کچھ اپنوں کی غلطی نے پیچیدہ بنا دیا ،،،مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کے جن علماء نے سعیدی صاحب کے اس جملہ کو گستاخی پر محمول کیا ہے کہ "اعلی حضرت کا ترجمہ احادیث کے خلاف ہے

وہ خود ہدایہ میں بے شمار جگھوں پر پڑھتے ہیں کہ یہ حدیث امام مالک پر حجت ہے---

اس وقت ان علماء کی غیرت کہاں چلی جاتی ہے ؟جب کسی حدیث کو امام مالک پر حجت بنا کر پیش کر رہے ہوتے ہیں؟
کیا صاحب ہدایہ سے بھر کر ہم امام مالک سے محبت کرتے ہیں؟
بالکل نہیں ،صاحب ہدایہ کے طرز عمل سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ یہ گستاخی نہیں ،،،بالکل علمی اختلاف ہے جو ـــــــــ کہ رحمت ہے

نعمان شیرازی صاحب کی حیثیت مسلک اہل سنت میں کیا ہے اس کا کوئی پتہ نہیں خیر۔
کچھ بھی ہو علامہ عبدالمجید سعیدی صاحب نے علامہ سعیدی صاحب کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی جس میں انہوں اگرچہ کئ جگہ بلا وجہ کا غصہ اتارا ہے وہی انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سعیدی صاحب کے اس عمل کی وجہ سے نہ تو وہ کافر ہوئے نہ گمراہ بلکہ فاسق بھی نہیں کہا جا سکتا ۔اور یہی حق ہے ۔

اور آخر میں یہ بات بھی کرتا جاوں کہ سعیدی صاحب کے ترجمہ کر غیرت کے منافی کہنا بالکل افسوس ناک بات ہے اور لاعلمی یا پھر عناد کی پیداوار ہے ---

اگر کسی سنی بھائی کو میری بات بری لگے تو برملا اظہار کریں ۔

NasirMalik

Posted 23 October 2015 - 01:07 AM

salam

---

kashmeerkhan

Posted 26 October 2015 - 03:38 PM

آج کل شیطان اور شیاطین یعنی اس کے پیروکار مختلف محاذوں پر عقائد حقّہ اور اعمال صالحہ کو مسخ کرنے، امت میں افتراق و انتشار پھیلانے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے نت نئے فتنے پیدا کررہے ہیں۔ ان تمام فتنوں میں سے اکثر کا تعلق اہل اسلام کے قبلہ نیاز، ذات رسالت مآب صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی محبت و عقیدت کو امتیوں کے دل و دماغ سے نکالنے سے ہے۔ کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جب تک دماغوں سے اس نکتہ نوری کو کھرچا نہ جائے، گمراہی کے اندھیرے راہ نہیں پاسکتے۔ کوئی غیرت مند مسلمان یہ جسارت کرسکتا ہے نہ کسی بدلگام کی ایسی جسارت برداشت کرسکتا ہے کہ اس کے رسول صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسے الفاظ کہے یا لکھے جائیں جن میں گناہ کی نسبت معاذاللہ حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کی گئی ہو کہ آپ سے فلاں گناہِ صغیرہ یا کبیرہ سرزد ہوا، یا کم سے کم یہ کہ بعض ایسی باتیں معاذاللہ آپ سے سرزد ہوئیں جو آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ بلند کے شایان نہ تھیں وغیرہ۔
قرآن و سنت اور عقل و خرد کی رو سے حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے پہلے اور بعد میں آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ صغیرہ اور نہ کبیرہ بلکہ ”حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ“ کے قبیلہ سے بھی کبھی کوئی گناہ، خطا، برائی سرزد ہوئی ہی نہیں۔ جو اس طرح کی بات کرے اس سے بڑھ کر جھوٹا اور مفتری کوئی نہیں۔ حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دور میں، ہر پہلو سے، ہر جگہ اور ہر زمان و مکان میں اخلاق حسنہ کے بلند ترین مقام پر فائز رہے اور ہیں۔ ہر امتی پر لازم ہے کہ وہ اسی عقیدہ پر کاربند رہے۔ اس کے برعکس جو ہے، وہ باطل ہے۔
قرآن مجید کی گواہی

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط

اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

النسآء، 4: 64

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی محض اس لئے بھیجا کہ اس کے حکم سے نبی کی اطاعت کی جائے۔ یہ اطاعت غیر مشروط ہے۔ قرآن کریم میں کہیں بھی کسی شرط سے اسے مشروط نہیں کیا گیا۔
اگر نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کسی بھی صورت میں گناہ صغیرہ یا کبیرہ ممکن ہو تو اس کی اطاعت بھی لازمی ہوگی۔ گویا معاذاللہ، اللہ تعالیٰ لوگوں کو گناہ کی ترغیب و تاکید کررہا ہے، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ط -

بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔
الاعراف، 7: 28

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

بے شک اللہ (ہر ایک کے ساتھ) عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے اور قرابت داروں کو دیتے رہنے کا اور بے حیائی اور برے کاموں اور سرکشی و نافرمانی سے منع فرماتا ہے، وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم خوب یاد رکھو۔
النحل، 16: 90

بلکہ برائی سکھانے کا کام شیطان کا ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ-

شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔
البقرۃ، 2: 268

قرآن کریم کی رو سے نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم "مُطَاعٌ" یعنی واجب الاطاعت ہیں۔ "مُحِلٌّ" حلال کرنے والے ہیں۔ "مُحَرِّمٌ" حرام کرنے والے ہیں۔ "اٰمِرٌ" حکم دینے والے ہیں۔ "نَاہٍ" منع کرنے والے۔ "شَفِيْعٌ" سفارش کرنے والے ہیں۔ نور، سراج اور منیر ہیں۔ شاہد، مبشر، نذیر اور داعی کے مناصب پر فائز ہیں۔ حاکم اور متبوع ہیں۔ آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کائنات کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ ان کی محبت، اطاعت، اتباع اور پیروی کا اللہ پاک نے قرآن کریم میں بار بار حکم دیا ہے۔ وہ صادق، امین، عادل اور منصف ہیں۔ جس ہستی میں یہ صفات حسنہ ہوں وہ گناہوں اور برائیوں سے پاک ہی ہوسکتا ہے۔ وہ "مُزّکی" و "مطہّر" ہیں۔ وہی ہستی دوسروں کو گناہوں اور جرائم سے پاک کرسکتی ہے جو خود ان سے کبھی کسی حالت میں بھی آلودہ نہ ہو۔ جو خود معاذاللہ بھولا بھٹکا ہو، جس کا اپنا دامن داغدار ہو وہ ساری دنیا کا ہادی، مزکی و مطہر کیسے ہوسکتا ہے؟

بایں ہمہ بعض کم علم نادان، مسلمان کہلانے والوں نے ایک نیا شوشہ چھوڑ کر اپنا نام رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادبوں، گستاخوں اور بدنصیبوں میں لکھوا لیا ہے کہ معاذاللہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعلان نبوت سے پہلے بھی اور اظہار نبوت کے بعد بھی کچھ نازیبا و ناشائستہ افعال صادر ہوئے۔ کم سے کم ایسے امور جو آپ کی شایان شان نہ تھے، معاذاللہ! میں اللہ پاک کی تائید و توفیق سے اس سوچ کا رد کروں گا اور ان شاء اللہ ثابت کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر رسول زندگی بھر گناہِ کبیرہ ہو یا صغیرہ، اخلاق سے گری ہوئی بات ہو یا شان و عظمت کے خلاف کوئی بات، ہر عیب سے قطعی اور دائمی پاک ہوتا ہے۔ وہ عزت و عظمت اور علّوِ مرتبت کے مقام اعلیٰ و ارفع سے کبھی نیچے نہیں آتا۔ جو شخص اس کے خلاف کہتا یا سوچتا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے توبہ کرنی چاہئے، معافی مانگنی چاہئے اور ایسی شیطانی سوچ سے اپنی دنیا و آخرت خراب نہیں کرنی چاہئے کہ اس مقام پر بڑے بڑوں کے پاؤں پھسل جاتے ہیں۔ نیکیاں برباد اور انجام عبرت ناک ہوجاتا ہے۔ اس شیطانی سوچ کے ثبوت میں جن لوگوں نے تحقیق و ریسرچ کے نام پر جوکچھ کہا اور لکھا ہے وہ جہالت و بدبختی کے سوا کچھ نہیں۔ یہ سب کچھ علم نہیں جہالت ہے۔تحقیق نہیں تجہیل ہے۔ سعادت نہیں شقاوت ہے۔ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔

سورۃ فتح کی پہلی تین آیات مبارکہ جن سے بعض لوگوں کو مغالطہ ہوا، ان کی وضاحت درج ذیل ہے:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا o لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا o وَّ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی۔ تاکہ االلہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمت تم پر مکمل کردے اور تمہیں سیدھی راہ پر یونہی چلاتا رہے اور االلہ تمہاری زبر دست مدد فرمائے۔
الفتح، 48: 1 تا 3

ذنب کے لغوی اور اصطلاحی معنٰی:

ماہرین لغت نے گناہ، جرم اور نافرمانی کے علاوہ بھی ذنب کے بہت سے معانی لکھے ہیں، جیساکہ:

ذنب: ذَنَبُ الدَّابَةِ وغيرها معرُوف وَ يُعَبَّرُ به عَنِ المتأَخِّرِ وَالرَّذْلِ، يُقَالُ هُمْ أَذْنَابُ القوم وعنه اسْتُعيرَ مَذَانِبُ التِّلاع لمسايلِ مِياٰهها-

چوپائے وغیرہ کی دُم، یہ معنی مشہور ہے، ہر پچھلی اور کمزور چیز کو دم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: قوم کے پچھلے یعنی کمزور لوگ۔ اسی سے استعارہ کیا گیا ہے سیلاب کے ٹیلوں کی چوٹیاں۔

أبو القاسم الحسين بن محمد، المفردات في غريب القرآن، 1: 181، دار المعرفة لبنان

ذَنَبُ الرَّجُلِ أَتْبَاعُه وأذنابُ القوم أتباعُ الرُّؤساء يقال: جاء فلان بِذَنبه أي بأتباعه-

کسی شخص کے ذنب، اس کے پیروکار۔ قوم کے اذناب، سرداروں کے پیروکار۔ کہا جاتا ہے: فلاں شخص اپنے ذنب یعنی پیروکاروں کے ہمراہ آیا۔

الأزهري، تهذيب اللغة، 14: 315، دار احياء التراث العربي بيروت

الأذناب والأتباع جمع ذنب كأنهم في مقابل الرؤوس وهم المقدمون-

اذناب ذنب کی جمع اور مراد پیروکار ہے۔ یہ رؤوس کے مقابل ہے۔ جیسے سر آگے اور دم پیچھے ہوتی ہے اسی طرح سردار آگے ہوتا ہے اور پیروکار پیچھے ہوتے ہیں۔

ابن الأثير الجزري، النهاية، 2: 170، المكتبة العلمية بيروت

ذَنَبُ الرَّجُلِ، أَتْبَاعِه وَ أَذْنَابُ النَّاسِ وذَنَبَاتُهُم أَتْبَاعُهم وَسَفِلَتُهمْ دُوْنَ الرُّؤَسَاءِ ذَنَبُ كُلِّ شَيئٍ آخِرُهة وجَمْعُه ذِنَابٌ--- عقب كل شيئ--- ذَنَبُ الْفَرَسِ-

کسی شخص کے ذنب، اس کے پیروکار اور لوگوں کے اذناب ان کے پیچھے چلنے والے، گھٹیا لوگ، بڑے نہیں۔۔۔ ہر چیز کا ذنب اس کا آخر اور اس کی جمع ذِناب ہے۔۔۔ ہر چیز کا پچھلا حصہ۔۔۔ جیسے گھوڑے کی دُم۔

1. ابن منظور الأفريقي، لسان العرب، 2: 92، دار صادر بيروت
2. محمد مرتضى الحسيني الزبيدي، تاج العروس، 5: 99، دار الهداية

(ذَنَبَه) ذَنْباً: أصاب ذَنَبَه وتبعه- فلم يغادِرْ أثْرَه- يقال: السحاب يَذْنِب بعضه بعضاً-

اسکی وسعت اس کے پیچھے یعنی آخر تک پہنچ گئی۔ سو اس کا اثر نہ چھوڑا۔ کہا جاتا ہے: بادل تہہ در تہہ آخر تک پہنچ گیا۔

ابرهيم أنيس، المعجم الوسيط، 1: 316، دار احيا التراث العربي

الذنب: الاثم والجمع (ذنوب) و(أذنب) صار ذا ذنب بمعنى تحمله-

ذنب گناہ، اس کی جمع ذنوب ہے اور آذْنَب کا مطلب گناہگار ہوا، گناہ کا مرتکب ہوا۔

أحمد بن محمد، المصباح المنير، 1: 210، المكتبة العلمية بيروت

أصل ذنب البعير حيث دق وبره ويقال لها المشاعر لأن تلك المواضع من جسده-

اونٹ کے دم کی جڑ جہاں اس کی اون پتلی یعنی باریک ہوتی ہے، اس جگہ کو مشاعر (بالوں کی جگہیں) کہا جاتا ہے کہ یہ مقامات اس کے جسم کے حصے ہیں۔

خليل بن فرهيدي، العين، 1: 330، دار ومكتبة الهلال

لغت کی ان عظیم المرتبت کتابوں سے ہم نے آپ کے سامنے سورۃ الفتح کی آیت نمبر دو (2) میں آنے والے کلمہ ذنب کی تحقیق پیش کر دی ہے۔ لغت کی رو سے ذَنْب یا ذَنَب کا مفہوم ہے کسی چیز کا آخری حصہ، جانور کی دم کو بھی ذنب اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ جسم کا آخری حصہ ہوتا ہے۔ اس کی جمع اذناب یا ذِناب ہے۔ اگر اس لفظ کو ذَنْب (سکونِ نون) سے پڑھیں تو اس کی جمع ذُنوب ہے۔ اس کا مطلب الزام اور گناہ ونافرمانی بھی ہے کہ یہ اوصاف آدمی کا پیچھا کرتے ہیں اور انجام تک پہنچاتے ہیں۔
عوام اور پیروکار جو کسی کے پیچھے لگ جاتے ہیں، اذْناب کہلاتے ہیں۔ یہ لفظ اعلیٰ درجہ کے اولوالعزم شرفاء پر کم اور گھٹیا ذہنیت کے عوام پر زیادہ بولا جاتا ہے۔ روزمرہ کی بول چال میں بھی

یہ لفظ انہی معانی میں استعمال ہوتے ہیں اور ہر زبان میں ہوتے ہیں۔ ماں گھر سے کسی کام کے لئے نکلتی ہے تو نادان، کم فہم اور چھوٹے بچے اس کے پیچھے چلے آتے ہیں، وہ ڈانٹ کر کہتی !ہے تم میرے پیچھے کیا دُم لگے ہوئے ہو وغیرہ، گھر چلو، میرا پیچھا چھوڑو

ان لغوی اور عرفی معانی کو پیش نظر رکھیں اور سورہ فتح کی کی دوسری آیت ہی نہیں بلکہ پہلی اور بعد والی آیات کو بھی سامنے رکھ کر اس کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ترجمہ :صحیح تر یہی بنتا ہے

لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ Oاِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

Oوَّ یَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا Oوَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی۔ تاکہ ﷲ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمت تم پر مکمل کردے اور تمہیں سیدھی راہ پر یونہی چلاتا رہے اور ﷲ تمہاری زبردست مدد فرمائے۔

الفتح، 48: 1 تا 3

:مفسرین کرام کے اقوال

لِّیَغْفِرَ لَکَ ﷲُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ" کے فرمانِ خداوندی کو دلیل بناتے ہوئے گستاخ و بے " ادب لوگ گناہ و خطا کی نسبت معاذاللہ حضورصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرتے ہیں، جبکہ حقیقت حال میں ایسا ہر گز نہیں ہے۔ آیئے اس آیت مبارکہ کے حوالے سے مفسرین کرام کے :اقوال پر ایک نظر ڈالتے ہیں

عظیم مفسر قرآن حضرت علامہ امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی تفسیر الکبیر میں اس آیت :کی تفسیر میں لکھتے ہیں

المرادذنب المؤمنين۔

ذنب سے مراد مسلمانوں کے گناہ ہیں۔

الرازي، التفسير الکبير، 28: 68، دار الکتب العلمية بيروت

:امام ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی نے ابو علی الرّوذ بارّی کا یہ قول نقل کیا ہے

لوکان لک ذنب قديم أو حديث لغفرناه لک۔

اے حبیبِ مکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم! بالفرض آپ کا کوئی پرانا یا نیا گناہ ہوتا بھی تو ہم تمہاری خاطر اسے بھی بخش دیتے۔

قرطبي، الجامع لأحکام القرآن، 16: 263، دار الشعب القاهرة

:محمد بن جریر بن یزید بن خالد طبری ابو جعفر، روایت نقل کرتے ہیں

عن مغيرة الشعبي قال نزلت إنا فتحنا لک فتحا مبينا بالحديبية و أصاب في تلک الغزوة مالم يصبه في أصاب أن بو يع بيعة الرضوان وغفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر وظهرت الروم على فارس وبلغ الهدى محله واطعموا نخل خيبر وفرح المومنون بتصديق النبي صلیٰ الله عليه وآله وسلم وبظهور الروم على فارس و قوله تعالى و يتم نعمته عليک بإظهار إياک على عدوک ورفعه ذکرک في الدنيا وغفرانه ذنوبک في الآخرة۔

بیعت رضوان نصیب ہوئی اور آپ کے ذریعے آپ کے اگلے پچھلوں کے گناہ بخشے گئے۔ ادھر رومی، ایرانیوں پر غالب آئے، ہدی کے جانور اپنے مقام مقررہ (مکہ مکرمہ) پہنچ گئے اور مسلمانوں کو خیبر کی کھجوریں کھانا نصیب ہوئیں۔ مسلمانوں کو خوشی نصیب ہوئی کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی سچی ثابت ہوئی اور رومی (عیسائی) ایرانیوں (مجوسیوں) پر غالب ہوئے اور یہ جو فرمایا تاکہ اللہ آپ پر اپنی نعمت مکمل کرے کہ اس نے آپ کی کفار کے مقابلہ میں مدد فرمائی اور دنیا میں آپ کا ذکر بلند فرمایا اور آخرت میں آپ کے ذنوب بخشے۔

طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 26: 71، دار الفکر بيروت

:عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی ، نقل کرتے ہیں

قال ابن عباس والمعنى ماتقدم في الجاهلية وماتأخر ما لم تعلمه۔

مطلب یہ کہ پہلے یعنی آپ کے دورجاہلیت کے اور پچھلے گناہ بخش دے جو آپ کے علم میں نہیں۔

ابن الجوزی، زاد المسیر، 7: 423، المکتب الإسلامي بیروت

"اس میں رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی تعظیم و تکریم ہے۔ آپ ہر معاملہ میں اطاعت شعار، نیکو کار اور راستی کے اس درجہ پر فائز ہیں و جسے پہلے پچھلوں میں کوئی نہ پاسکا۔ آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الاطلاق انسان کامل اور دنیا و آخرت میں سب کے سردار ہیں۔ فتح مبین سے مراد صلح حدیبیہ ہے جس کے سبب بہت کامیابی ملی۔ لوگ امن میں ہوگئے، ایک دوسرے سے میل ملاپ ہوا۔ مسلمان اور کافر میں بات چیت ہوئی۔ مفید علم اورایمان کی نشرو اشاعت ہوئی"۔

إسماعیل بن عمر، تفسیر ابن کثیر، 4: 185، دار الفکر بیروت

ابی محمد حسین بن مسعود البغوی، علی بن احمد الواحدی ابو الحسن، محمد بن علی محمد الشوکانی اور ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی، عطاء خراسانی کی روایت نقل کرتے ہیں:

قال عطاء الخراساني ما تقدم من ذنبک یعني ذنب أبویک آدم وحواء ببرکتک وماتأخر ذنوب أمتک بدعوتک۔

عطاء خراسانی نے کہا پہلے گناہوں سے مراد آپ کے ماں باپ آدم و حواء علیہما السلام کے گناہ ہیں جو آپ کی برکت سے بخشے گئے، اور پچھلے گناہوں سے مراد آپ کی امت کے گناہ ہیں جو آپ کی دعا سے بخشے جائیں گے"۔

1. بغوي، معالم التنزیل، 4: 189، دار المعرفة بیروت
2. علي بن أحمد، تفسیر الواحدي، 2: 1007، دار القلم الدار الشامیة دمشق بیروت
3. شوکاني، فتح القدیر، 5: 45، دار الفکر بیروت
4. ابو اسحاق، تفسیر الثعلبي، 9: 42، دار إحیاء التراث العربي بیروت۔ لبنان

علامہ شوکانی مزید فرماتے ہیں:

مجاہد نے کہا: مطلب یہ کہ اللہ پاک آپ کے نبوت سے پہلے اور بعد کے گناہ بخش دے۔ یہی قول سفیان ثوری اور ابن جریر واحدی وغیرہ کا ہے۔ عطاء نے کہا آپ کے پہلے گناہوں سے مراد آپ کے ماں باپ آدم و حواء علیہما السلام کے گناہ ہیں اور پچھلے گناہوں سے مراد آپ کی امت کے گناہ ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ بخشے آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام کے گناہ اور وماتاخر سے مراد بعد والے نبی اور ان کے گناہ ہیں۔ یہ سب کمزور اور بلا دلیل باتیں ہیں۔ ایک مطلب یہ لیا گیا ہے:

لو کان ذنب قدیم أو حدیث لغفرناہ لک۔

کہ آپ کا اگر بالفرض کوئی قدیم و جدید گناہ ہوتا بھی تو ہم اسے بخش دیتے۔

شوکاني، فتح القدیر، 5: 45

محمد امین بن محمد مختار جکنی شنقیطی فرماتے ہیں:

قال أبو حیان ھو کنایة عن عصمته صلیٰ اللہ علیه وآله وسلم من الذنوب وتطھیرہ من الأرجاس۔

علامہ ابو حیان اندلسی نے فرمایا: یہ کنایہ ہے رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گناہوں سے پاک ہونے کا اور یہ کہ آپ ہر قسم کی گندگی سے پاک صاف ہیں۔

محمد الأمین، أضواء البیان، 8: 575، دار الفکر للطباعة والنشر بیروت

عبد الرحمن بن الکمال جلال الدین سیوطی کا مؤقف درج ذیل ہے:

"جب سورة فتح نازل ہوئی، جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو مبارک ہو، جب جبریل علیہ السلام نے حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبارک باد دی تو تمام مسلمانوں نے مبارک باد دی"۔

سیوطي، الدرالمنثور، 7: 512، دار الفکر بیروت

ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی نقل کرتے ہیں:

معاہدہ حدیبیہ کے بعد رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضي االلہ "
عنہم کے ہمراہ مدینہ منورہ واپس تشریف لارہے تھے، تو ایک شخص نے کہا یہ فتح
نہیں، قریش نے ہمیں بیت اللہ کی زیارت سے منع کردیا اور ہماری قربانیوں کے
جانوروں کو آگے جانے سے روک دیا۔ نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات
پہنچی، آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے جو کہا یہ بہت بُری بات ہے، یہ
تمام فتوحات سے بڑی فتح ہے۔ مشرک اتنی سی بات پر راضی ہوگئے کہ وہ اپنے
علاقہ سے آرام کے ساتھ تمہیں ہٹادیں اور تم سے معاملہ کا فیصلہ مانگیں اور تم
سے امان مانگنے کی خواہش کریں حالانکہ انہوں نے وہ کچھ دیکھا جو وہ نہ چاہتے
تھے"۔

زمخشري، الكشاف، 4: 335، دار احياء التراث العربي بيروت

:نصر بن محمد احمد ابو لیث سمر قندی بیان کرتے ہیں

ما تقدم من ذنبک يعني ذنب آدم وما تأخر يعني ذنب أمتک۔

آپ کے پہلے گناہ یعنی آدم علیہ السلام کے اور پچھلے یعنی آپ کی امت کے۔

نصر بن محمد، تفسير سمر قندي، 3: 293، دار الفكر بيروت

:سلیمان بن عمر عجیلی شافعی المعروف جمل فرماتے ہیں

معنی الغفران الاحالة بينه وبين الذنوب فلا يصدر منه ذنب لأن الغفر هو الستر والستر اما بين

العبد والذنب وعقوبته فاللائق به وبسائر الأنبياء الأوّل واللائق بالأمم الثاني۔

بخشش کا مطلب ہے حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس اور گناہوں کے
درمیان رکاوٹ ڈالنا۔ لہٰذا سرکار صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی گناہ سرزد نہیں
ہوسکتا، کیونکہ غفر کا مطلب ہے پردہ اور پردہ یا تو بندے اور گناہ کے درمیان ہوتا ہے،
یا بندے اور عذاب کے درمیان۔ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیائے
کرام کے شایانِ شان پہلا معنی ہے اور امتوں کے لائق دوسرا۔

جمل، الفتوحات الالهية، 4: 157، دار الفكر

:مودودی نے لکھا ہے

کسی مقصد کے لئے ایک جماعت جو کوشش کررہی ہو اس کی خامیوں کی "
نشاندہی کے لئے اس جماعت کے قائد و رہنما ہی کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ اس کا
مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ خامیاں قائد کی ذاتی خامیاں ہیں، دراصل وہ اس جدوجہد
کی کمزوریاں ہوتی ہیں جو پوری جماعت بحیثیت مجموعی کررہی ہوتی ہے مگر
خطاب قائد سے کیا جاتا ہے کہ آپ کے کام میں یہ کمزوریاں ہیں۔
تاہم چونکہ روئے سخن رسول صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور فرمایا یہ گیا
ہے کہ االلہ تعالیٰ نے آپ کی ہر اگلی پچھلی کوتاہی کو معاف فرما دیا، اس لیے ان
عام الفاظ سے یہ مضمون بھی نکل آیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے رسول پاک صلیٰ
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام لغزشیں (جو آپ کے مقامِ بلند کے لحاظ سے لغزشیں
تھیں) بخش دی گئیں۔ اسی بناء پر جب صحابہ کرام حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو عبادت میں غیر معمولی مشقتیں اٹھاتے ہوئے دیکھتے، تو عرض کرتے کہ آپ کے
تو سب اگلے پچھلے قصور معاف ہوچکے ہیں پھر آپ اپنی جان پر اتنی سختی کیوں
اٹھاتے ہیں؟ آپ جواب میں فرماتے تھے: "اَفَلَا اکُوْنُ عَبْدًا شَکُورًا؟" "کیا میں ایک شکر
"گزار بندہ نہ بنوں؟

مودودي، تفهيم القرآن، 5: 44، اداره ترجمان القرآن، لاهور

:اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی (صوری) خطائیں معاف فرمادے۔

تھانوي، بيان القرآن، 3: 281، قلعه شاه فيصل (قلعه گوجر سنگه) لاهور

:مالک کاندھلوی نے لکھا ہے

تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور پیچھے رہے"۔"

مالک کاندھلوی، معارف القرآن، 7: 434، قرآن محل، حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

بعض نادانوں نے کہا کہ رسول صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہوں سے مراد ایسے امور ہیں جو اپنی حیثیت میں گناہ تو نہ تھے مگر آپ کی شانِ بلند کے شایان نہ تھے۔ کوئی اور کرتا تو کوئی بات نہ تھی مگر آپ کے بلند مرتبہ کے پیش نظر ان کو گناہ کہا گیا۔ کیونکہ "حَسَنَاتُ الابْرَارِ سَيِّئَات الْمُقَرَّبِيْنَ" "نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے گناہ بن جاتے ہیں"۔ کسی نے کہا گناہ صغیرہ مراد ہیں ، کسی نے کہا قبل از نبوت کے گناہ مراد ہیں۔

:صائب رائے

ہمارے نزدیک رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مبارکہ کا کوئی لمحہ "قبل از نبوت" نہیں۔ نبی، نبی ہوتا ہے۔ نبی کی ذات وصفِ نبوت سے کبھی خالی نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ أَبِي هرَيْرَة قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَتَی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّة قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ حضور نبی اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی ابھی قائم نہ ہوا تھا)۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 4: 66، 5: 59، 379، رقم: 16674، 20615، 23620، مؤسسة قرطبة مصر
2. ترمذي، السنن، 5: 585، رقم: 3609، دار احياء التراث العربي بيروت

ہاں مگر متعدد حکمتوں کے پیش نظر کبھی اظہار نبوت پیدا ہوتے ہی کردیا جاتا ہے، جیسے آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے کئے۔ اختصار کی خاطر بطور حوالہ قرآن کریم کے درج ذیل مقامات دیکھیے:

(البقرة، 2:30 تا 38/ آل عمران، 3:33/ الأعراف،7 :11، 19، 22/ بنیٓ اسرآئِیل، 17:61)

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوتے ہی اعلان فرماتے ہیں:

اِنِّیْ عَبْدُ اللهِ ط اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِيًّا o وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَاکُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوة وَالزَّکٰوة مَا دُمْتُ حَيًّا o وَّبَرًّام بِوَالِدَاتِیْ وَلَمْ يَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِيًّا o وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا o ذٰلِکَ عِيْسَی ابْنُ مَرْيَمَ ج قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ o

بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں بھی رہوں اس نے مجھے سراپا برکت بنایا ہے اور میں جب تک (بھی) زندہ ہوں اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش و بدبخت نہیں بنایا۔ اور مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دن، اور میری وفات کے دن، اور جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

مریم، 19: 30 تا 34

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

وَحَرَّمْنَا عَلَيْه الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰٓی اهلِ بَيْتٍ يَّکْفُلُوْنَهٗ لَکُمْ وَهمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ o

اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ پر دائیوں کا دودھ حرام کردیا تھا سو (موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے) کہا: کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کی نشاندہی کروں جو تمہارے لیے اس (بچے) کی پرورش کردیں اور وہ اس کے خیر خواہ (بھی) ہوں۔

القصص، 28: 12

کیا حلال ہے؟ کیا حرام ہے؟ نوپید بچہ کیا جانے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے علم دے دیا کہ اس وقت تم پر اپنی ماں کے دودھ کے سوا سب حرام ہے۔

دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیے کہ انبیائے بنی اسرائیل کو تو پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی الوہیت، اپنی عبودیت، کتاب اللہ کا ملنا، نبوت کے فیض سے بابرکت ہونا، نماز، زکوۃ ادا کرنے والا، اپنی والدہ کی

بے گناہی کا اعلان کرنے والا اپنے جابر و بدنصیب نہ ہونے، اپنے یوم میلاد، یوم وفات اور یوم حشر درود و سلام کی برکتوں اور جشنوں و کامیابیوں کا سزاوار ہونا اور ان سب مراتب و فضائل سے آراستہ ہونا یقین سے معلوم ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہوں کا اعلان کرے اور ان کے بخشنے پر احسان جتلائے، یہ کیسے ممکن ہے؟

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ oوَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ oوَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o

آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو۔ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

الصافات، 37: 180 تا 182

ذنب کے معانی و مفاہیم اور سورۃ الفتح کی دوسری آیت مبارکہ میں اس کے استعمال پر سیر حاصل گفتگو کے بعد اب ہم مغفرت کے بارے میں جانتے ہیں۔

مغفرت کی لغوی تحقیق:

لغت کی تمام کتب میں درج ہے کہ مغفرت کا مادہ غفر (غ،ف،ر) ہے۔

أصل الغفر الستر والتغطية وغفر الله ذنوبه أي سترها۔

غفر کا اصل (لغوی) معنی ہے پردہ ڈالنا، ڈھانپنا۔ اﷲ اس کے گناہوں کی مغفرت کرے یعنی پردہ پوشی کرے۔

1. الأزهري، تهذيب اللغة، 8: 112
2. ابن لأثير الجزري، النهاية، 4: 373
3. ابن منظور الأفريقى، لسان العرب، 5: 25

غفر الغفر الباس مايصونه عن الدنس ومنه قيل اغفر ثوبک في الوعاء واصبغ ثوبک فانه أغفر للوسخ والغفران والمغفرة من الله هو أن يصون العبد من أن يمسه العذاب۔

کسی شے کو ایسا لباس پہنانا جو اسے میل کچیل سے بچائے، اسی طرح کہا گیا ہے اپنا کپڑا برتن میں ڈھانپ کر رکھو اور اپنے کپڑے کو رنگ لو کہ وہ میل کو زیادہ چھپاتا ہے اللہ کی غفران ومغفرت یہ ہے کہ وہ بندے کو عذاب سے بچائے۔

أبو القاسم الحسين بن محمد، المفردات في غريب القرآن، 1: 362

المِغْفَر: وِقاية للرَّأس وغَفِرَ الثَّوْبُ اذا ثَارَ زِئْبَرُه غَفَرًا والغِفارة: المِغْفَر ومِغْفَرُ البَيْضة: رَفْرَفُها من حَلَقِ الحديد۔

مِغْفَر: سر کو (helmet کے ذریعے) بچانا۔ کپڑے پر اُبھرنے والے ریشے۔ غفر، غفار، المغفر، مغفر سر پر لوہے کا پہنا جانے والا خَود جس کی جھالر لوہے کی کڑیاں ہوتی ہیں۔

خليل بن فراهيدي، العين، 4: 406

غَفَرَه يَغْفِرُه غَفْراً سَتَرَه وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ اصْبَغْ ثَوْبِکَ بِالسَّوَادِ فَهوَ أَغْفَرُ لِوَسخه۔ وَغَفَرَ المِتَاعَ فِي الوِعَاءِ يَغْفِرُه غَفْراً وَأَغْفَرَه أَدْخَلَه وَسَتَرَه وَکَذٰلِکَ غَفَرَ الشَّيْبَ بِالخِضَابِ۔

اسے چھپا لیا، اسے اچھی طرح ڈھانپ لیا۔ عرب کہتے ہیں: اپنے کپڑے کو سیاہ رنگ کر لے کہ وہ میل کو اچھی طرح چھپا لیتا ہے۔ اس نے سامان تھیلے میں ڈال لیا، چھپا لیا۔جیسے خضاب سے بالوں کی سفیدی چھپا لی۔

1. على بن اسماعيل، المحكم والمحيط الأعظم، 5: 499، دار الكتب العلمية بيروت
2. محمد مرتضى الحسيني الزبيدي، تاج العروس، 13: 246
3. فيروز آبادي، القاموس المحيط، 1: 580

أصل الغفر الستر ومنه يقال الصبغ۔

غفر کا لغوی معنی ہے پردہ ڈالنا۔ رنگ کر کے کسی شے کے اصل رنگ یا میل کو چھپانا۔

أحمد بن محمد، المصباح المنير، 2: 449

غفارة بالكسر والغفارة سحابة تراها كأنها فوق سحابة والغفارة خرقة تكون على رأس المرأة توقي بها الخمار من الدهن وكل ثوب يغطى به فهو غفارة۔

غَِفَارَة (کسرہ اور فتحہ کے ساتھ) بادل دیکھو تو معلوم ہوتا ہے بادل پر بادل ہے۔ غفارہ عورت کے سر پر چھوٹا سا تکونی کپڑا ہوتا ہے جس کے ذریعے دوپٹے کو تیل سے بچایا جاتا ہے۔ جس کپڑے سے بھی سر یا جسم ڈھانپا جائے غفارہ کہلاتا ہے۔

ياقوت بن عبد الله الحموي، معجم البلدان، 4: 207

احادیث مبارکہ کی گواہی:

مغفرت کی لغوی تحقیق کے بعد ہم احادیث مبارکہ سے نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توبہ واستغفار کرنا، اس کا مقصد اور فوائد جانتے ہیں۔ حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دن میں ستر سے زائد مرتبہ توبہ واستغفار کرنا:

عَنْ أَبِي بُرْدَة عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَه صُحْبَة أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلیٰ الله عليه وآله وسلم قَالَ إِنَّه لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَة مَرَّة۔

حضرت اغر مزنی بیان کرتے ہیں (یہ صحابی ہیں) کہ حضور نبی اکرمصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے دل پر کبھی (انوار کے غلبہ سے) ابر چھا جاتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

1. مسلم، الصحيح، 4: 2075، رقم: 2702، دار احياء التراث العربي بيروت
2. أحمد بن حنبل، المسند، 4: 211، رقم: 17881
3. أبو داؤد، السنن، 2: 84، رقم: 1515، دار الفكر

قَالَ أَبُو هرَيْرَة سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِصلیٰ الله عليه وآله وسلم يَقُولُ وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْه فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم ” کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم، میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ بارگاہ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

1. بخاري، الصحيح، 5: 2324، رقم: 5948، دار ابن كثير اليمامة بيروت
2. أحمد بن حنبل، المسند، 2: 341، رقم: 8474
3. ابن حبان، الصحيح، 3: 204، رقم: 925
4. نسائي، السنن الكبرى، 6: 115، رقم: 10271
5. طبراني، المعجم الأوسط، 8: 329، رقم: 8770

عَنْ أَبِي هرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلیٰ الله عليه وآله وسلم إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْه فِي الْيَوْمِ مِائَة مَرَّة۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ سے دن میں سو بار استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

1. ابن ماجه، السنن، 2: 1254، رقم: 3815، دار الفكر بيروت
2. ابن أبي شيبة، المصنف، 6: 56، رقم: 29442

آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا توبہ واستغفار کرنے کا مقصد:

حَدَّثَنَا زِيَادٌ هوَ ابْنُ عِلَاقَة أَنَّه سَمِعَ الْمُغِيرَة يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صلیٰ الله عليه وآله وسلم حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاه فَقِيلَ لَه غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟

حضرت مغیرہ بن شعبہ ص فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم راتوں کو اس درجہ قیام فرماتے کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آجاتا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے (تو اب اتنا قیام کیوں فرمایا جاتا ہے؟) فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

1. بخاري، الصحيح، 4: 1830، رقم: 4556
2. مسلم، الصحيح، 4: 2171، رقم: 2819
3. أحمد بن حنبل، المسند، 4: 255، رقم: 18269
4. ترمذي، السنن، 2: 268، رقم: 412
5. نسائي، السنن الکبری، 1: 418، رقم: 1325

عَنْ أَبِي هرَيْرَة عَنْ رَسُولِ اللهِصلیٰ الله علیه وآله وسلم قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَة مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلهِ إِلَّا رَفَعَه اللهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، بندے کے معاف کرنے سے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص بھی اللہ کی رضا کے لیے عاجزی کرتا ہے، اللہ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

1. مسلم، الصحيح، 4: 2001، رقم: 2588
2. ترمذي، السنن، 4: 376، رقم: 2029
3. دارمي، السنن، 1: 486، رقم: 1676، دار الکتاب العربي بيروت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِصلیٰ الله علیه وآله وسلم قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلهِ دَرَجَة رَفَعَه اللهُ دَرَجَة حَتَّی يَجْعَلَه فِي عِلِّيِّينَ وَمَنْ تَکَبَّرَ عَلَی اللهِ دَرَجَة وَضَعَه اللهُ دَرَجَة حَتَّی يَجْعَلَه فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ایک درجہ اللہ کے لیے جھکے اللہ اُسے ایک درجہ بلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اس کو بلند ترین درجہ بستیوں میں شامل کر دیتا ہے اور جس نے ایک درجہ اللہ کے حضور غرور کیا اللہ اسے ایک درجہ پست کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے پست ترین لوگوں میں شامل کر دیتا ہے۔

1. أحمد بن حنبل، المسند، 3: 76، رقم: 11742
2. أبو يعلی، المسند، 2: 358، رقم: 1109
3. ابن حبان، الصحيح، 12: 491، رقم: 5678

قَالَ عُمَرُبْنِ الْخَطَابِ رَضِي اللهُ عَنْه وَهوَ عَلَی الْمِنْبَرِ يَا أَيُّها النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِصلیٰ الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلهِ رَفَعَه اللهُ فَهوَ فِي نَفْسِه صَغِيْرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَن تَکَبَّرَ وَضَعَه اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَهوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِي نَفْسِه کَبِيْرٌ وَحَتَّی لَهوَ أَهوَنُ عَلَيْهمْ مِنْ کَلْبٍ أَوْخِنْزِيْرٍ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر فرمایا لوگو! عاجزی و انکساری اپناؤ! میں نے رسول للہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے، جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع و انکساری کی، اللہ تعالیٰ اسے سربلند فرماتا ہے۔ وہ اپنی ذات میں گو چھوٹا ہو مگر لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا ہے۔ اور جو غرور تکبر کرے (بڑا بنتا پھرے)، اللہ تعالیٰ اسے پست کرتا ہے، وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا اور اپنے تئیں بڑا بنتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان کے سامنے کتے اور خنزیر سے بھی کمتر ہوتا ہے۔

1. محمد بن سلامة، المسند، 1: 219، رقم: 335، مؤسسة الرسالة بيروت
2. ابن أبي شيبة، المصنف، 7: 96، رقم: 34461

مذکورہ بالا روایات کا مطلب یہ ہوا کہ حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے افضل، سب سے مقرب اور عبودیت کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز رسول ہیں اور جتنا اعلیٰ ترین مقام، اتنی اعلیٰ ترین بندگی اورجتنی اعلیٰ ترین بندگی اتنی اعلیٰ ترین تواضع، بڑے درجہ والے غرور و تکبر سے ہمیشہ بچتے ہیں، جتنی رفعت و فضیلت اسی قدر عجزو انکساری ہوتی ہے۔

مغفرت اور فتح مبین کا تعلق:

مقام غور ہے کہ فتح مبین کا مغفرت ذنب سے کیا تعلق جیسا کہ عام اردو و فارسی مترجمین نے لکھا ہے شک ہم نے آپ کو روشن فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے پچھلے گناہ بخش دے۔ دو باتیں قابل غور ہیں۔

بخش دیا۔

2. معاہدہ کے بغیر ہی بخش دیتا، کیا گناہ بخشنے کے لئے فتح شرط ہے؟

دراصل جیسے صلح حدیبیہ کا فتح مبین ہونا عام مسلمانوں کی سمجھ میں نہ آیا، اسی طرح اس کے نتیجے میں مغفرتِ ذنوب کا تعلق بھی عام ذہنوں میں آنے والا نہیں۔ ہم اللہ کی توفیق و اعانت سے یہ معمہ حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
مغفرت کا مطلب امت کے تمام گناہ بخش کر ان کو جزاء و سزا کے اصول سے مبرا کرنا نہیں ہے، یہ تو رہے گا البتہ امت کے گناہوں کی بنا پر، مسلمانوں پر عمومی عذاب نہ آئے گا۔ ان کی شکلیں نہ بدلیں گی، انہیں روئے زمین کی خلافت و حکمرانی سے محروم نہیں کیا جائے گا اور ان کے اپنوں کے سوا کسی غیر کو ان پر مسلط نہ کیا جائے گا۔
بقول اقبال رحمہ اللہ علیہ
یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں
قبر و قیامت میں بھی اللہ پاک کی رحمت و مغفرت اور رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت و شفاعت کلمہ پڑھنے والوں پر بند نہ ہوگی۔

فَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَّشَآءُ ؕ

جسے چاہے بخش دے جسے چاہے عذاب دے۔
البقرة، 2: 284

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر قیامت تک کے مسلمانوں کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ بہت سے اہل ایمان کو دنیا میں مناسب عذاب دے کر معاملہ رفع دفع فرمائے گا، اور آخرت کی ذلت سے بچائے گا۔ بعض محض اپنی رحمت سے، بعض کو اپنے پیاروں کی شفاعت سے اور بعض کو توبہ سے، یہ سب عنایات ربانی ہیں اور سرور کائنات صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے۔
خلاصہ کلا م یہ کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا لمحہ لمحہ معصوم و پاکیزہ ہے۔ آپ سے کسی لمحہ نہ کوئی صغیرہ و کبیرہ گناہ سرزد ہوا، نہ اعلیٰ معیار سے گری ہوئی کوئی بات آپ نے کی جو آپ کی شان بلند کے منافی ہو۔ اس کا اعتراف تو دشمنوں نے بھی ہمیشہ کیا ہے۔ امتی اس کے خلاف سوچے اور عالم کہلانے والا ایسے توہمات کا شکار ہو، اس کی سوچ پر افسوس ہے۔ ایک طرز تواضع ہے اور بڑی ہستیوں کے شایان یہی ہے کہ اپنے دامن کو خاکساری و انکساری کے لعل و گوہر سے سجائے رکھیں۔
بقول سعدی رحمہ اللہ
تواضع زگدن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست
اور استاذ محمد ابراہیم ذوق دہلوی نے کہا:
جن میں ثمر لگا ہے اٹھا سکتے سر نہیں
سرکش ہیں وہ درخت کہ جن میں ثمر نہیں
درحقیقت یہ تمام دعواتِ استغفار امت مرحومہ کے لئے ہیں اور سورۃ فتح میں ذنب متقدم و ذنب متاخر سے مراد بھی اگلی پچھلی امت کے ذنوب ہیں۔ احادیث مبارکہ سے امت کی تعلیم مقصود ہے کہ جس ہستی کے صغیرہ و کبیرہ پہلے پچھلے گناہ یا خلاف اولیٰ کوئی حرکت کوئی فعل ہے ہی نہیں، وہ اپنے بارے میں کیا انکساری و عاجزی کے کلمات فرمارہے ہیں۔ دن میں ستر ستر، سو سو بار توبہ و استغفار کررہے ہیں، تو اے امت محمدیہ! تم میں سے ہر فرد اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے، تمہارے پاکبازی کے دعوے کیسے عظیم اور تمہارے شب و روز کے معمولات کیسے سقیم ہیں؟ کبھی توبہ و استغفار کا خیال تمہیں بھی آیا؟ احساس جرم کبھی ہوا؟ کبھی دل فگار اور آنکھیں اشکبار ہوئیں؟ کبھی اپنے کئے پر نادم ہوئے؟ کیسے غلام ہو؟ کیسے آقا کا نام لیتے ہو؟
امت کی عمومی روش:

سوچو اور ہزار بار سوچو! ایسے کریم و عظیم، رئوف رحیم کی دعوت پر غوروفکر کرنے میں کتنی عمر صرف کی؟ کتنے لمحے، کتنے دن، کتنے مہینے اور کتنے سال؟ ایمان لانے میں اتنی تاخیر کا

کیا جواز تھا؟ تم نے دعوت کے ابتدائی دور میں انکار، استکبار اور ظلم و ستم کی انتہا کردی، اس کا آخر کیا عقلی جواز تھا؟
نماز جمعہ کے وقت، حضو رصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ جمعہ کے دوران تجارتی قافلے کی آمد پر شور شرابہ سن کر چند کے سوا سارے نمازی آپ کو منبر پر کھڑا کر کے کھسک گئے، جنگ احد، غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ کے موقع پر اپنے کریم آقا صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منشاء و فرمان پر کہاں تک عمل ہوا؟ آخری بیماری کے دوران قلم و کاغذ کے مطالبہ پر کہاں تک عمل ہوا؟ اہل خانہ اور اہل بیت نے تعمیل حکم کیوں نہ کی؟ مسئلہ خلافت، جیش اسامہ، منکرین زکوٰۃ کے خلاف کاروائی، جمع قرآن، خلفائے نبوت کے دور ہمایوں میں مختلف مواقع پر مختلف طرز عمل، خانہ جنگیاں، قتل و غارت، ظلم و ستم، جمع و تدوین حدیث پر طرز عمل اور پندرہویں صدی تک، اختلاف، انتشارات، انقلابات، امت کو صدمات، حق تلفیاں، بدعات و فتن، عرب و عجم میناپنوں سے بے وفائی، دشمنوں سے راز داری، آپس میں نفرت، غیروں سے الفت، منافقانہ روشیں، خیانت، حرام خوری، رشوت، غداری سے قوم کو دشمنوں کی غلامی میں دینا، بدمعاشی و عیاشی کی گزر بسر، فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا، ملکوں، شہروں، دیہاتوں اور بستیوں، کھیتوں، باغوں، منڈیوں، بازاروں کو تباہ و برباد کرنا، بنستے بستے گھروں کو تاراج کرنا، معصوموں کا خون بہانا، فرقہ بندیاں، سود، جوا جیسی خرابیاں صدیوں سے ہم میں موجود ہیں۔
قرآن کریم کے اولین مخاطب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد امت کے بایں ہمہ شان و احترام پاکانِ امت محفوظ و مبرا ہیں لیکن اکثریت کی عمومی کار گزاری میں بہت سی غلطیوں کی ایک طویل فہرست ہمارے سامنے ہے اور یہ جرائم خیر امت کے ٹائٹل سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے، جس کا منطقی نتیجہ تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ ہم اللہ رب العزت کے انعامات سے یکسر محروم کردیئے جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں جو ارشاد فرمایا:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o

اللہ نے ایسے لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے (جس کا ایفا اور تعمیل اُمت پر لازم ہے) جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ ضرور انہی کو زمین میں خلافت (یعنی آمانتِ اِقتدار کا حق) عطا فرمائے گا جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو (حقِ) حکومت بخشا تھا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے (غلبہ و اقتدار کے ذریعہ) مضبوط و مستحکم فرما دے گا اور وہ ضرور (اس تمکّن کے باعث) ان کے پچھلے خوف کو (جو ان کی سیاسی، معاشی اور سماجی کمزوری کی وجہ سے تھا) ان کے لیے امن و حفاظت کی حالت سے بدل دے گا، وہ (بے خوف ہو کر) میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے (یعنی صرف میرے حکم اور نظام کے تابع رہیں گے)، اور جس نے اس کے بعد ناشکری (یعنی میرے احکام سے انحراف و انکار) کو اختیار کیا تو وہی لوگ فاسق (و نافرمان) ہوں گے۔

النور، 24: 55

اس آیت استخلاف میں خلافت ارضی اور زمین کی حکمرانی کا جو وعدہ کیا تھا اس کے مطابق مسلمانوں پر فتوحات و خلافت ارضی، اور مستحکم حکمرانی کے دروازے بند کردیتا اور وہ ان فتوحات اور عزت و اقتدار سے محروم کردیئے جاتے۔ یہ کہہ کر کہ یہ عنایات ایمان و عمل صالح کے ساتھ مشروط تھیں لیکن ایسی ذلت آمیز سزانہ دی۔ کیوں لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ تاکہ اے محبوب تیرے سبب سے، تیری رضا کے لئے، اللہ تعالیٰ تیری امت کے پہلے پچھلے گناہوں پر پردہ ڈالے۔ نہ ان پر پہلی قوموں کی طرح عالمگیر عذاب آئے، نہ ان کی فتوحات و عزت و عظمت ختم ہو، نہ ان کو نعمت آزادی و حکمرانی سے محروم کرے، نہ ان کی شکلیں صورتیں مسخ ہوئیں۔ ابتدائی اسلامی حکومت کتنی اور کیسے نامساعد حالات میں عطا ہوئی۔ اس کی دن بدن مالی، سیاسی اور فوجی ضرورتیں کیسے پوری ہوئیں۔ یہ ہے امت کے پہلے پچھلے گناہوں کا مطلب اور یہ ہے انکی مغفرت یعنی پردہ پوشی۔ ی۔
یونہی قرآن و سنت اور اس کے متعلقہ علوم و فنون کی محیرالعقول علمی خدمات، قانون سازی، جمع و تدوین قرآن و سنت اور ان سے متعلقہ علوم و فنون، جہاد و اجتہاد کے کارنامے، نیک امرائ،

علماء و اولیاء کے عظیم کارنامے حق و باطل کی بے مثال علمی، فکری، سیاسی و عملی رزم آرائیاں اور تمہاری گوناں گوں کمزوریوں کے باوجود تمہیں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کیا۔ ملک ملے، حکومتیں ملیں، مساجد، مدارس اور خانقاہوں کا دنیا میں جہاں تازہ آباد ہوا، قیصر و کسریٰ کا تم کو جانشین کیا، تمہاری غربت، پسماندگی، جہالت اور خوف کو غنا، طاقت، علم اور امان کی دولت سے مالا مال کیا۔ یہ ہے رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استغفار کا حقیقی مفہوم کہ امت کی کوتاہیوں اور جرائم کے باوجود پردہ پوشی اور سربلندی کا سلسلہ جاری ہے۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو کتنا واضح بیان کیا ہے:

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم (مکی زندگی میں عدداً) تھوڑے (یعنی اقلیّت میں) تھے ملک میں دبے ہوئے تھے (یعنی معاشی طور پر کمزور اور استحصال زدہ تھے) تم اس بات سے (بھی) خوفزدہ رہتے تھے کہ (طاقتور) لوگ تمہیں اچک لیں گے (یعنی سماجی طور پر بھی تمہیں آزادی اور تحفظ حاصل نہ تھا) پس (ہجرت مدینہ کے بعد) اس (اللہ) نے تمہیں (آزاد اور محفوظ) ٹھکانا عطا فرما دیا اور (اسلامی حکومت و اقتدار کی صورت میں) تمہیں اپنی مدد سے قوت بخش دی اور (مواخات، اموالِ غنیمت اور آزاد معیشت کے ذریعے) تمہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی عطا فرما دی تاکہ تم (اللہ کی بھرپور بندگی کے ذریعے اس کا) شکر بجا لا سکو۔

الأنفال، 8: 26

آج دنیا میں کتنے مسلمان آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہیں۔ کیسے کیسے ملکوں کے مالک ہیں، کیسے کیسے وسائل سے متمتع ہیں۔ زراعت، صنعت، تجارت، تعلیم، صحت، خوراک، لباس، علمی و تربیتی مراکز، ذرائع مواصلات سے بہرہ مند، خزانہ عامرہ و افواج قاہرہ کے مالک، دنیا کے مرکز پر، دریائوں، سمندروں، بندرگاہوں پر قابض، معدنیات کے مالک اور پھر بھی اسلامی احکام و اقدار سے الرجک، لیکن ان تمام تر جرائم و نقائص کے باوجود، مالک و مولیٰ نہ ان کو کسی فرعون کی غلامی میں جکڑتا ہے، نہ عالمگیر عذاب ان پر مسلط کررہا ہے۔ انکے مذہبی پیشوا انجام سے بے خبر، عیش و عشرت اور کاہلی کے خوگر، ان کے حکمران عیاش و بدمعاش اور ظالم، ان کے سرمایہ دار و جاگیردار بخیل، عوام و خواص بے حیائی و برائی کے دلدل میں لت پت، لوٹ مار، قتل وغارتگری، پھر بھی مالک کی طرف سے رحم و کرم اور جرائم پر پردہ پوشی، یہ ہے رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے پچھلوں کے گناہ اور یہ ہے ان کی مغفرت و پردہ پوشی۔ مغفرت کا یہ مطلب نہیں کہ قاتل، زانی، بے حیائی کرنے اور پھیلانے والے، سود کھانے کھلانے والے، راشی مرتشی، جھوٹے، دغا باز، بے ایمان، تہمت لگانے والے لوگوں کے رزق پر قبضہ کرکے انہیں بھوکے ننگے مارنے والے، ملک و ملت سے غداری کرنے والے، جھوٹے مکار، غرور تکبر کے پتلے، فتنہ پرور، ذخیرہ اندوز، جوئے باز، چور، ڈاکو، ظالم پہلے پچھلے گناہوں سے بری ہوگئے بلکہ مطلب یہ کہ دنیا میں ان سے جو جرائم سرزد ہوئے ان کے بدلے ان پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، رزق، فتوحات، طاقت، ترقی کے دروازے بند نہیں کرے گا۔ جتنا چاہے گا عدل کرے گا اور جتنا چاہے گا کرم کرے گا۔

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

kashmeerkhan

Posted 26 October 2015 - 04:17 PM

(بقیہ صفحہ ۸۱۴) صحابہ نے حضور کو مبارکبادیاں پیش کیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ ہم جماعت صحابہ کے ساتھ مکہ معظمہ گئے' وہاں عمرہ ادا کیا' سرمنڈائے' صحابہ کرام کو اس خواب کی خبر دی جس سے وہ سب حضرات بہت خوش ہوئے اور حضور چودہ سو صحابہ کے ساتھ کیم ذیقعد ٦ھ کو روانہ ہوئے' راہ میں بہت سے معجزات صحابہ نے دیکھے' مقام عسفان پہنچ کر معلوم ہوا کہ کفار مکہ جنگ کے لئے تیار ہیں۔ حضور نے عسفان سے تین میل کے فاصلہ پر نزول اجلال فرمایا۔ ادھر کفار کی طرف سے کئی آدمی تحقیق حال کے لئے مسلمانوں کے پاس آئے' سب نے جاکر کفار سے یہ ہی کہا کہ حضور جنگ کرنے نہیں آئے' عمرہ کرنے آئے ہیں' اور حضور نے اپنی طرف سے حضرت عثمان غنی کو مکہ معظمہ بھیجا۔ جس کا واقعہ آخری سوئت میں آدے گا۔ آخر کار بہت رد و قدح کے بعد حسب ذیل شرطوں پر صلح ہوئی (۱) اس سال حضور واپس جائیں' سال آئندہ عمرہ کے لئے تشریف لاویں اور تین دن مکہ معظمہ میں قیام فرما کر لوٹ جاویں' کھلے ہتھیار نہ لاویں (۲) جو کافر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جاوے اسے ہمارے حوالے کر دیا جاوے' لیکن جو مسلمان مرتد ہو کر ہم میں آجاوے ہم اسے واپس نہ کریں گے اور اگر ہمارے حلیف آپس میں لڑیں تو کوئی اپنے حلیف کی مدد نہ کرے۔ حضور نے یہ شرائط منظور فرمائیں' اس صلح کا نتیجہ بہت اچھا ہوا' اور یہ صلح ہی فتح مکہ کا سبب بنی' اس صلح کو رب نے فتح فرمایا ۱۲۔ یعنی فتح مکہ کے سبب سارے مکہ والے اسلام قبول کر کے تمہارے امتی بن جاویں اور اسلام کی برکت سے تمہارے توسل سے انکے گناہ معاف ہوں' لہٰذا صلح ان کے اسلام کا ذریعہ ہے اور اسلام مغفرت کا ذریعہ۔

۱۔ سورہ محمد میں ہم عرض کر چکے ہیں کہ یہاں حضور کے گناہ سے امت کے وہ گناہ مراد ہیں' جن کی شفاعت حضور کے ذمہ ہے' جیسے وکیل مقدمہ کہتا ہے کہ یہ میرا مقدمہ ہے یعنی جس کی پیروی میں کر رہا ہوں' اسی لئے یہاں لک فرمایا یعنی تمہارے طفیل تمہارے وسیلہ سے ۲۔ اس طرح کہ اس فتح کی برکت سے تمہارا دین تمام دنیا میں پھیلا دے اور تمہیں نبوت کے ساتھ سلطنت و بادشاہت بھی عطا فرما دے لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں ۳۔ اس طرح کہ تمہیں اپنی طرف سے رعایا پروری ملک رانی بادشاہت کے طریقے سکھا دے۔ ملکی انتظام بہت مشکل چیز ہے رب تعالیٰ نے جن پیغمبروں کو سلطنت بخشی انہیں اس کی تعلیم اپنی طرف سے دی ۴۔ چنانچہ رب نے فتح مکہ اور غزوہ حنین میں ایسی مدد فرمائی کہ سبحان اللہ' حضور نے کفار کے فقط ملک نہ جیتے بلکہ ان کے دل بھی جیت لئے کہ سارے کفار مکہ اور سارے قبیلہ ہوازن والے کفار ایمان لائے ۵۔ کہ اس صلح کے سبب مکہ والوں کے جوش کچھ ٹھنڈے

حٰمٓ ۲۶ | ۸۱۵ | الفتح ۴۸

مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ

تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے ۱ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے ۲ اور تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝۳

سیدھی راہ دکھا دے ۳ اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے ۴

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا ۵

لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے ۶ اور اللہ ہی کی ملک ہیں تمام لشکر آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۴ لِّيُدْخِلَ

اور زمین کے ۷ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۸ تاکہ ایمان والے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے ۹ جن کے نیچے

Page-815.bmp

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ

نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور انکی برائیاں ان سے اتار دے ۱۰ اور یہ

ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ

اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ۱۱ اور عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ۱۲ جو اللہ پر گمان رکھتے

بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ

ہیں ۱۳ انہیں پر ہے بری گردش ۱۴ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا

عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝۶

اور انہیں لعنت کی اور انکے لئے جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا ہی برا انجام ہے

منزل ۶

ہوئے ٦۔ یہاں پہلے ایمان سے مراد دلی اطمینان ہے اور دوسرے اطمینان سے مراد یقین قلبی ٧۔ یعنی آسمانی فرشتے' زمین کے جانور' ہوا' پانی وغیرہ سب اللہ کے لشکر ہیں۔ جس سے چاہے اپنے حبیب کی مدد کرے' چنانچہ بدر میں فرشتوں اور غزوۂ خندق میں ہوا کے ذریعہ حضور کی مدد کی ۸۔ اس لئے رب نے پہلے اپنے حبیب کو خواب دکھائی پھر فتح دی' اس ترتیب میں اس کی ہزارہا حکمتیں ہیں ۹۔ تاکہ مسلمان اس فتح پر خدا کا شکر اور شکر کی برکت سے جنت میں جاویں فتح مکہ شکر کا سبب اور شکر جنت میں جانے کا ذریعہ۔ ۱۰۔ یعنی صلح حدیبیہ' بیعت رضوان' پھر فتح مکہ یہ تمام مسلمانوں کے لئے معافی کا ذریعہ بن جائیں ۱۱۔ جو دنیا میں مفید آخرت میں نافع ہے' دیکھ لو ان صحابہ کرام کا دنیا میں غلغلہ ہے اور آخرت انتہائی عزت و احترام ۱۲۔ یعنی یہ صلح حدیبیہ یا فتح مکہ مدینہ منورہ کے منافقین اور مکہ معظمہ کے سرکش ہٹ دھرم

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach§ion=attach&attach_rel_module=post&attach_id=74045)

Back to AhleSunnat Per Aetarazat Ke Jawabat

Topic	Forum	Started By	Stats	Last Post Info
ایک دیوبندی کا حدیثِ وسیلہ پہ اعتراض	AhleSunnat Per Aetarazat Ke Jawabat	Brailvi Haq	12 replies 210 Views	A day ago By: Brailvi Haq
بد مذہب کے پیچھے نماز بد مذہب، نماز، امام	Aqaid-e-Ahle Sunnat	mzeeshanimtiaz	0 replies 62 Views	3 days ago By: mzeeshanimtiaz
المدینہ سافٹ ویئر میں ایرر کا حل بتائیں	I.T Education & Information	Bhai Jaan	2 replies 192 Views	5 days ago By: Madni.Sms